اُردو ترجمہ: ڈاکٹر محمد ریاض

# حضرت شاہ ہمدانؒ کے مکاتیب

حضرت میر سید علی ہمدانی شاہ ہمدان (م ۷۸۶ھ) کے ۱۰ مکاتیب کا اُردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔ ایک خط کا ترجمہ اس سے قبل دو ماہی "اسلامی تعلیم" میں چھپ چکا ہے۔ ان کے چند عربی مکاتیب کا ترجمہ ہنوز مکمل نہیں ہوا۔

ان مکاتیب کے مخاطب حضرت شاہ ہمدان کے بعض درویش مرید ہیں جیسے نورالدین جعفر بدخشی (م ۷۹۰ھ) اور مولانا شیخ محمد خوارزمی اور بعض امراء و بادشاہ ہیں۔ ان لوگوں میں کشمیر کا بادشاہ سلطان قطب الدین شاہمیری (۷۷۵-۷۹۶ھ) بلخ و بدخشاں کا حاکم سلطان محمد بہرام شاہ بن سلطان خان، بلخ و بدخشاں کا شاہزادہ میرزادہ میر کا، پکھلی و کومز کے حکام۔ سلطان شرف الدین خضر شاہ، سلطان غیاث الدین اور سلطان طغان شاہ، شامل ہیں شاہ ہمدان نے سابق کافرستان، اور اس کے نواحی علاقوں میں تبلیغ حق فرمائی اور کفار کے ہاتھوں بڑے مصائب دیکھے تھے۔

مکاتیب کا موضوع پند و موعظہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔ جو تلخ باتیں انہوں نے مطلق العنان بادشاہوں کو لکھی ہیں، وہ نوادر میں سے ہیں۔ (مترجم)

## الف۔ سلطان قطب الدین شاہمیری کے نام (پکھلی سے لکھا گیا)

۱۔ حضرت سلطان، اللہ تعالیٰ اس کی حالت درست فرمائے، مخلصانہ دعا کے لئے مخصوص ہے حضرت محمدؐ اور آپؐ کی آل کے طفیل (یہ دعا) قبول ہو۔

زہر بدی کہ تو دانی ہزار چندانم — کسی چہ داند آن بد ز من کہ من دانم

اے عزیز، اگر دینداری وہ ہے جس کے حامل صحابہؓ اور تابعینؒ تھے، اور مسلمانی اس کا نام ہے جس پر

2E

قرنِ اوّل ہجری میں عمل ہوتا رہا، تو ہماری گناہگاری پر آتش پرستوں کو شرم کرنا چاہیئے اور بے مایہ یہودوں کو ہمارے اسلام کو پرِکاہ کے برابر اہمیت نہ دینا چاہیئے۔

گر برہمن حالِ من ببیند، براندازو کرم　　زانکہ چون من بدکنش را پیش بت ہم باز نیست

اہلِ ضلال کے سایے اگر کافر کو گمراہی کی طرف کھینچ لیں، تو تعجب کی بات نہیں۔ تعجب اس پر ہے کہ، ماغرّک بربّک الکریم (۱) کی ہدایت وہ تنبیہ نے ہمارے کافر نفس کو گداز نہ کیا اور ' انّ ربّک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمھم ' (۲) پر اعتماد نے ہمیں کاہل و بدبخت بنا دیا۔ ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بے خوفی اور عظیم بخشش کرنے والے کی بخشش پر بے جا اعتماد نے ہمیں جسور بنا رکھا ہے۔ کریم و غفور پروردگار کے بحرِ بخشش کا، سبحان اللہ کیسا جوش ہے۔ وہ ہمارے اعمال کی خرابیاں دیکھتا اور اس بخشش و احسان سے انہیں چھپاتا ہے۔ وہ سب گناہگاروں کی پُرغفلت شبوں کو ملاحظہ کرتے ہوئے بھی، صبح کے وقت انہیں اپنی درگاہِ مہربانی کی طرف بُلاتا ہے۔

ای خالقِ خلق، عالمِ غیب　　ما بیم مغرق عالم عیب
عذر ہمہ لطف تو پذیرد　　نظر ہمہ جز کرم تو بنیند

اپنے اعمال کی بے مائگی اور خرابی کی بنا پر ہم اس درگاہ کے شایانِ شان نہیں، لیکن اس کے دستِ عفو نے بہت سے آلودگانِ معصیت کو نجات دی اور کئی ہلاکتِ گمراہی سے دوچار ہونے والوں کو ابدی رسوائی سے بچایا ہے، اس خاطر ہم جس حالت میں بھی ہیں، اس کی درگاہِ عفو میں باریابی کی کوشش کریں، لعلّ اللہ یحدث بعد ذلک امرا' (۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: الدین نصیحۃ' (دین نصیحت ہے) از راہِ محبت، آپ کو نصیحت کی جاتی ہے کہ دنیوی اقتدار کے دوران، آخرت کی ابدی نعمت کو نہ بھولو نعمتِ دنیا، ہوا کی مانند، حرکت میں اور زود گذر ہے۔ یہ ایک خواب ہے، عارضی اور ناپائدار خواب پر فریفتہ ہونے والے کو عقلمند نہیں کہا جاسکتا دوسروں کی حالتِ بد سے جو عبرت حاصل نہیں کرتا، اُسے دوسروں کے لئے عبرت بنا دیا جاتا ہے۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ ' (۴)

۲۔ عزیز سلطان، مخلصانہ دعا کے لئے مخصوص ہے حضرت محمدؐ اور آپؐ کی آل کے طفیل دیہ دعا قبول ہو۔ اللہ تعالیٰ

---

قرآن مجید ۱: ۸۲ : ۳　۲- ۶ : ۱۲　۳- ۶۵ : ۱　۴- ۲۰ : ۴۷

نے فرمایا ہے: "الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و اتوالزکوٰۃ و امروا بالمعروف ونھوا عن المنکر و للہ عاقبۃ الامو
(۵) حضرت صمدیت کا فرمان ہے کہ جن مومنوں کو ہم نے اپنے فضل و احسان سے زمین میں حکومت کرنے اور
سلطنت چلانے کا اختیار دیا ہے، انہیں ہم نوعوں پر تسلط اور غلبہ دیا گیا ہے۔ ان پر واجب ہے، اور ان سے
پوچھا جائے گا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ضمن میں انہوں نے کیا کیا، اور اسی کے مطابق انہیں سعادت
یا شقاوت ملے گی۔"

اے عزیز، نیک نفس افراد کے ضمیروں پر یہ بات مخفی نہیں کہ از روئے تخلیق، انسانوں کی طبائع مختلف ہیں اور ان کے اذواق و استعدادات متباین۔ اقوام کے افعال و اعمال سے اختلاف ظاہر ہے۔ ظلم، کینہ، حسد اور غرور وغیرہ جیسے برے اعمال کے ساتھ ساتھ، انسانی جبلت میں اچھی اخلاقی صفات بھی مرکوز ہیں۔ لوگوں کے مقاصد بھی مختلف ہیں۔ ان اختلافات میں توازن و تعادل برقرار رکھنے کے لئے عادل اور فہمیدہ حاکم کی ضرورت رہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مصلحت کا تقاضا ہے کہ اس طرح آداب شرع اور لوگوں کے مفادات کا تحفظ ہو سکے۔ پس حاکم کا کام ہے کہ رعایا کے درمیان عدل، تسویہ اور حسن سلوک کی رعایت کرے۔ مسلمان حاکم وہ ہے جو آداب شرع کا لحاظ رکھے، سیاسی تدبر سے امر و نہی کے کام کو موثر بنائے اور ظالموں کے ساتھ سے مظلوموں کو نجات دلائے۔ احکام شرع پر عمل ہو تو انسانیت، حیوانیت سے ممتاز ہو کر رہتی ہے۔ حاکم کا فرض ہے کہ وہ اولالعزمی دکھلائے اور انبیاؑ اور بزرگانِ دین کی روش پر گامزن رہے۔ اس طرح وہ محشر اعظم کے دن، سطوتِ عذاب سے معون ہوگا وگرنہ روز جزا کی عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہونا اس کا مقدر بنے گا کیونکہ: "الیوم تجزیٰ کل نفس بما کسبت" (۶)

اے عزیز، حاکم کے لئے ضروری ہے کہ حکومت کرنے کی ذمہ داریاں سوچے اور حقوق العباد کی ادائیگی کے کام کو آسان نہ جانے۔ اللہ کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی کے کام کو ایک سا نہیں جاننا چاہیئے۔ تجھے چاہیئے کہ خلفائے راشدینؓ اور نیک سرشت مسلمان حکمار کی سرشت اور روش کو کمزوروں پر مہربانی کرنے سے دریغ نہ کرو اور ایام فرصت کو غنیمت جانو۔ خلاصہ یہ کہ اچھے کام کرو اور برے اعمال و افعال سے پرہیز کرو۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔"

---

(۵) ۲۲ : ۴۱

(۶) ۱۷ : ۴۰

28

## (ب) نوراللّٰہ بن جعفر بدخشی کے نام۔

۱۔جب تک جوّادِ ازلی، خطّہ شہود کے ساکنوں کے لباس کو زر نگار کرتا رہے، حضرت محمدؐ اور آپؐ کی آل کے طفیل، سالکانِ راہ باری اور بیابانِ محبت کے راہگیروں کے لئے انوار الٰہی اور بے انتہا اسرار غیب، پر تو افگن رہیں۔

اے عزیز، جان لے کہ کارگاہِ تقدیر کے مہندسوں نے، تیری لوحِ صورت پر ایسے عجیب وظائف و فرائض نقش کئے اور تیرے خوش منظر وجود کو 'عدم' سے 'وجود' میں لانے کے ضمن میں وہ کرشمے دکھائے کہ شاید و باید۔ پھر اس پیکر کو وہ استقامت دی جس سے دوسری مخلوقات محروم تھیں اور اہل زمین کے ادائے فرائض کی صلاحیت دیکھ کر، آسمان کے فرشتے عش عش کر اُٹھے۔ میرا عزیز، ادائے فرائض میں جہاں بھی مصروف ہو، لائق ستائش ہے اور اہل دل کے لئے باعثِ توجہ و دعا۔ لیکن اگر اس نے سرمایۂ حیات کو ابدی راحات کی طرف متوجہ کرنے اور پائدار امیدوں کی طرف منعطف کرنے سے رخ بدل دیا اور ظلماتِ غفلت کی عفونت کو، رائحات جان لیا، تو وہ جس جگہ بھی ہو، مبتلائے معصیت ہے۔ جان رکھو کہ اہل حق کی قربت و صحبت کے بعد، ہوا و ہوس کے راستے پر چلنا، حماقت و نادانی کا نتیجہ ہے۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

۲۔برادر دینی، نیک دعاؤں کے لئے مخصوص ہے۔ حضرت محمدؐ اور آلِ محمدؐ کے طفیل یہ دعائیں قبول ہوں۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ جب کسی کو یاد فرماتے، تو اُسے آزماتا ہے۔ اگر اُس نے صبر کیا، تو وہ منتخب ہو گیا اور اگر وہ راضی رہا، تو برگزیدہ ہو رہا دیا جیسا کہ آپؐ نے فرمایا ہو)۔

میرا عزیز، اس بیماری میں سرز بخوش کی ملکیہ ۸ درم کو بزرقطونا ۸ درم، شراب نعناع کے ۱۰ درم اور بنفشے کے خمیرکے ۱۰ درم میں ڈال کر اور پانی ملا کر بڑی دیگ میں جوش دیں اور اس شربت کو ہر صبح پیتا رہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ امفید رہے گا۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

## (ج) شیخ محمد خوارزمی کے نام (بکھلی سے لکھا گیا)

۱۔اس عزیز کی رائے شریف اور وجود عزیز کو یہ فقیر باعث فخر جانتا اور محبت بھری دعاؤں کے لئے مخصوص کئے ہوئے ہے۔

منم سرگشتہ بی سود و سودا — چہ می جنبانی این زنجیر غوغا
دمی چند خم باین و آن سیارہ — زمانی روزگارم دارد تیرہ
زمانی تا بہ مہ در سینہ حاصل — دلی روشن و لیکن پای در گل

اے عزیز، عالمِ فانی کے مقاصد و مناصب، اس ہمدانی کے لئے قابلِ توجہ نہیں۔ اس نے پردہ ہائے لایزال پر نظریں جما رکھی ہیں۔ دل کفار کے خطّے میں رہے، مرکزِ اسرار سے مانوس ہو یا گناہگاروں کی برادری میں رہے، ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ بندے کا مقصد ہوتا ہے۔ ادھر سے اللہ تعالیٰ کا مقصد ہوتا ہے۔ 'واللہ غالب علیٰ امرہ' (۷) ہاں کوشش کرنے کے سلسلے میں ہم مامور ہیں۔ جس کسی نے اختیار کی صحبت کو اختیار کیا اور اشرار کے ساتھ معاشرت ترک کر دی، وہ ابرار سے مانوس ہو گا وگرنہ تاجروں کا ساتھ کرنے والا سخت عذاب میں مبتلا ہو گا:

از عدم تا در وجود آمد تنم — سر بر آورد از گریبان این غم
پیش از ان کز خود بیابم آگھی — این حکایت کرد با من ھمرھی
لطف آن نہ سایہ ای بر من فگند — تلخ شیرینیم ہمہ در ھم فگند

میرے عزیز، اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: واذ اخذ نا میثاق الّذین او توا الکتاب لتبیننّہ للناس ولا تکتمونہ النح۔ (۸) اے عزیز، صاحبانِ قلوب کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد ہے کہ راہِ نجات کا حال اور اطاعت حق کے فوائد نے بے اطاعتی کی بدبختی کے مصائب کو بندگانِ خدا سے یہ چھپائیں گے، اور جس کسی میں اطاعت کے آثار دیکھیں، اُسے دینی نصیحت کرنے سے دریغ نہ کریں گے کیونکہ 'وان استنصرکم فی الدین فعلیکم النصر' (۹) عواقب و نتائج جو بھی ہوں، منکرانِ حق اور ظالموں کو علیٰ وجہ البصیرۃ، سخنِ حق کہنے سے نہیں ہو گئے۔ صاحبانِ قلوب کو تجربہ و مشاہدہ سے معلوم ہے کہ نوعِ انسانی کی پیدائش کا مقصد، معرفت و محبتِ خداوندی ہے۔ نفسِ امارہ اور شیطان لوگوں کی زمامِ اختیار اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے ہیں، ان سے مقابلہ ضروری ہے۔ ملعون نفس اور قوائے شیطان، لوگوں کی جسمانی و نفسانی قوتوں کو تحریک کرتی ہیں۔ اکثر لوگ فاسد امیدوں اور عارضی لذّتوں میں متاعِ حیات غارت کر دیتے ہیں۔

(۷) ۱۲: ۳۰ — (۸) ۳: ۱۸۷

شیاطین ان کے دلوں کو مقفل کر دیتے ہیں۔ اہلِ حق پر واجب ہے کہ نفسانی خواہش کی پستیوں میں رہنے والوں کو، عالمِ علوی اور جہانِ روحانی کی ابدی حقیقتوں کے بارے میں مطلع کریں اور ان سے لذت اندوز ہونے کا راستہ انہیں دکھائیں۔ ان کو بتانا چاہیئے کہ ظاہری اعمال سے دھوکا نہ کھائیں اور ابدی نعمتوں پر توجہ رکھیں قرآن مجید میں آیا ہے: ''یعلمون ظاھراً من الحیٰوۃ الدنیا وھم عن الاٰخرۃ ھم غافلون۔'' (۹) میرے عزیز، کتنے بدبخت ہیں جنہیں ابدی نعمتوں اور سعادتوں کے کسب وحصول کی کوئی پرواہ نہیں اور: ''ذرھم یاکلوا ویتمتعوا ویلھھم الامل فسوف یعلمون'' (۱۰) ایسے ہی لوگوں کا بیان ہے۔ تجھے چاہیئے کہ بہرحال ابلاغِ حق کی کوشش کرتا رہے اور منتظر رہ کہ ''یوم تبلی السرائر'' (۱۱) یہ منکر بدبخت اپنے انجام کو پا لیں۔ اگر ان میں سے بعض کی حالت بدل جائے، اور وہ حق کی طرف مائل ہو جائیں، تو اسے فضلِ الٰہی جان، نہ ہم جلیسوں کی کوشش کا نتیجہ۔ ''وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون'' (۱۲)

اے عزیز، کتنی عجیب بات ہے کہ اس زمانے کے یہودیوں کو اپنے نیک لوگوں کی صحبت عزیز ہے اور عیسائی، جس قدر گناہگار بھی ہوں، اپنے مذہبی لوگوں کی صحبت اور خدمت کو غنیمت جانتے ہیں بلکہ بت پرست بھی، برہمنوں کی خدمت کو افتخار جانتے ہیں مگر مسلمانوں کا حال سب سے سوا ہے۔ انہیں اپنی حالت بہتر بنانے کی فکر ہے نہ اخیار کی ہم نشینی کا شوق۔ لیکن بیچارے مجبور بھی ہیں: ''ذالک مبلغھم من العلم'' (۱۳) اور ظاہر ہے کہ ''من یھد اللہ فھو المھتد ومن یضلل فلن تجدلہ ولیا مرشدا۔'' (۱۴) اس کے باوجود ہمیں اپنی کوششیں جاری رکھنا چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم اور احسان سے طالبانِ دین کے باغاتِ قلوب کو کدورتوں اور غبارِ ہوس سے اپنی حفاظت وحراست میں رکھے۔ والحمد للہ رب العلمین۔

## سلطان طغان شاہ کے نام

حضرت سلطان، اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح فرمائے، خاص دعاؤں کے لئے مخصوص ہیں بحضرت محمدؐ اور آلِ محمدؐ کے طفیل انہیں شرفِ قبول حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''انما الحیٰوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم'' الخ (۱۵) اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالےٰ نے لطیف اشارات کے ذریعے حقیقتِ دنیا بیان فرمائی تاکہ اقبال منہ عاقل، اپنی ہمت کا ہدف ابدی سعادتوں کی

(۹) ۳۰: ۷ (۱۰) ۱۵: ۳ (۱۱) ۸۶: ۹ (۱۲) ۲۶: ۲۲۷ (۱۳) ۵۳: ۳۰ (۱۴) ایضاً (۱۵) ۵۷: ۲۰

طرف مبذول رکھیں اور غرور زدہ غافلوں کی مانند، سراب دنیا کو آب حیات نہ جانیں۔ ارشاد باری ہے کہ اے بندو، دنیا کی زندگی کی مثال کھیل کود کی سی ہے۔ یہ ایک عارضی اور فانی خواب ہے جس کے ذریعے بندگانِ نفس راہ خدا سے دور جا پڑتے ہیں۔ زر دوستی کے بہانے آدمی کے پاؤں میں ایسی بیڑیاں پڑ جاتی ہیں جن کی بنا پر اس کا قدم راہ سعادت کی طرف اٹھ ہی نہیں سکتا۔ نفس امارہ، غافلوں کو ہوا و ہوس کے دوزخ میں جلاتا رہتا ہے۔ نادانی کے صحرا میں انہیں راستہ گم کروا کے، ہلاکت کے زہر کا پیالہ پلواتا ہے۔ اسی لئے آیت کے بعد کے حصے میں فرمایا گیا کہ دنیا کی نعمت و دولت کی مثال ایسی ہے کہ زمین پر بارش گرے، قوت نامیہ اس زمین کو انواع و اقسام کے گل و ریحان سے بھر دے، لیکن چند دن بعد اس زمین ہوس سے سب کچھ جل سڑ کر غائب ہو جائے۔ شیطانی وساوس کے غلام اور بندگانِ ہوس، دنیوی مال و منال کو دیکھ کر جامے میں پھولے نہیں سماتے، مگر ایک دن انہیں حسرت و پشیمانی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے اس مال و منال پر آپے سے باہر نہیں ہونا چاہیئے۔

اے عزیز، جسے حکومت و امارت ملی، اس کا وجود سعادت و شقاوت کے بیچ معلق ہے اس کا محاسبہ بے حد سخت ہے۔ اگر اس نے رعایا کے حقوق سنبھالے اور تسلیم و رضا کی زندگی گذاری، تو یہ فانی نعمتیں اس کی ابدی سعادت کا موجب بنیں گی۔ لیکن اگر اس نے ہوس کی زندگی گذاری اور بندگانِ خدا کے حقوق پامال کئے، تو اس نعمت آفتاب کو چھپانے والے کو ابدی عذاب ملے گا۔ اے عزیز، حاکم کو ضروری ہے کہ عادل ہو اور حکومت کی ذمہ داریاں محسوس کرے۔ اچھے خوشحالی کے دنوں میں اپنے محاسبہ کے ایام کا سوچے اور کمزوروں نیز محتاجوں کو اپنی بخشش اور دلجوئی کی خاطر قابل توجہ جانے۔ اسے چاہیئے کہ دنیا کے تظاہرات اور مصروفیات کے جھمیلوں میں ایام حیات تلف نہ کرے۔ روزِ داد کا خیال رکھے اور گذشتہ مغروروں کے حالات سے عبرت پکڑے۔ والسلام علی من اتبع الھدی۔

۲۔ عزیز سلطان، دعاؤں کے نفحات کے لئے مخصوص ہے۔ حضرت محمدؐ اور آپؐ کی آل کے طفیل قبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔" (۱۶) اے عزیز، عقلا جانتے ہیں اور روشن ضمیروں کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو استعداد، ذوق اور دلچسپی کے اعتبار سے مختلف پیدا کیا ہے۔ لوگوں کے اغراض

---

(۱۶) ۔ ۹۰ ؛ ۸۸

ومقاصد جدا ہیں۔ کسی کے قلب میں رحمانی صفات جاگزین ہیں اور بعض حسد، بغض، کینے، بخل اور ظلم جیسے ذمائم کے حامل ہیں۔ اسی اختلاف اور تنوع کی بنا پر، مصلحت خداوندی نے عادل حاکم کے وجود کو انسانوں کے لئے ناگزیر بنایا۔ وہ نصیحت اور سیاست کے ذریعے بنی نوعِ انسان کو عدل اور مساوات کی راہ پر چلاتا ہے تاکہ وہ بہیمیت کی راہ سے دور رہیں۔

اے عزیز، اللہ تعالیٰ نے تجھے اختیاراتِ تام سے نوازا ہے۔ تجھے چاہیئے کہ لوگوں کی بہتری کا سوچے اور عقل و شرع کی میزان کے مطابق، جس طرح کہ انبیاءؑ اور علمائے دین نے بنا رکھا ہے، لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کو رواج دے۔ کوشش کرو کہ جس دن کو 'یوم تبلی السرائر' کہا گیا ہے، اور جس دن خاص و عام دہشت زدہ ہونگے، تو سرخرو اور کامران رہے۔ اے عزیز 'یوم لا ینفع مال ولا بنون' (۱۶) بڑی رسوائی و فضیحت کا دن ہے۔ الا ما شاء اللہ۔ جو عیال اللہ پر مہربان ہو، اور ان کی تذلیل نہ کرے، وہ قہرِ الٰہی سے مامون ہوگا۔ سلطنت و امارت، قوت و غنا کا مظہر ہے، اسے ابدی یاس و حرماں کا سبب بنانا، کہاں کی عقل مندی ہے۔ اے عزیز، اگر تو نے احکامِ شرع کو ملحوظ رکھا، تو امید ہے کہ روزِ قیامت تیرا حشر سالکانِ راہِ باری کے ساتھ ہو۔ اور اگر اس کے برعکس عمل کرو، تو خود ابدی مصائب میں گرفتار ہوگے۔ اللہ تعالیٰ اس عزیز کو، اپنے احسان و کرم سے، ہوا و ہوس کی ظلمات اور اہلِ ضلال کی کج اور بے راہ روی سے محفوظ رکھے۔ 'انّ ربّی قریب مجیب' (۱۷) والحمد للہ رب العلمین،

## ھم (۱۸) سلطان محمد بہرام شاہ، حاکم بلخ و بدخشان کے نام و سلطان غیاث الدّین کے نام۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 'المنافقین والمنافقات بعضھم اولیاء بعض یأمرون بالمنکر وینھون عن المعروف' (۱۹) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب منافق ایک دوسرے کے معاون اور ہمدرد ہیں۔ ان کے کام فتنہ انگیزیاں ہیں۔ وہ اہلِ حق سے نہیں ملتے۔ مکر و فریب کے ذریعے بندگانِ خدا کو بُرے کاموں کی طرف لاتے اور نیک کاموں سے روکتے ہیں۔ اہل بیتؑ کے بارے میں خدا فرماتا ہے 'انّما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا'، (۲۰) فرمانِ باری ہے کہ اہل بیت، بے شک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے

(۱۷) ۱۱ : ۶۱ (۱۸) یہ مفصل خط اس سے قبل، 'درسِ جوانمردی' کے زیرِ عنوان 'دو ماہی اسلامی تعلیم' بابت مارچ اپریل ۱۹۷۳ء میں چھپ چکا ہے (ص ۲۲ تا ۳۰) ۱۹ - ۹ : ۶۷ ۲۰ - ۳۳ : ۳۳

گندگی اور غلاظت دور کرے اور تمہیں پاک و پاکیزہ بنا دے۔ دراصل، پاک و پاکیزہ ہونے کے کئی طریقے ہیں ظلم سہنے اور منافقوں سے نبرد آزمائی کرنے سے بھی یہ نعمت مل سکتی ہے۔ اس طرح اہل بیتؑ اور سادات، فیوض عنایت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے:

من مات علی بغض آل محمدؐ، جاء یوم القیمۃ ومکتوب بین عینیہ آیس من رحمۃ اللّٰہ۔

یعنی جو آل محمدؐ کی بغض و عداوت پر مرا، وہ روز قیامت اس طرح حاضر ہوگا کہ اس کی پیشانی پر رحمت خداوندی سے ابدی محرومی کے نقوش ثبت ہونگے۔ منافقوں کا ایک کام یہ بھی ہے کہ تطہیر و تزکیہ نفس کے کاموں میں روڑے اٹکائیں۔ اس ضعیف نے کوشش کی کہ پیشتر اس کے کہ یہاں کے لوگ شقاوت حاصل کریں، یہاں سے چلا جائے لیکن اے عزیز، آپ نے منع کیا اگرچہ مشیت الٰہی بھی یوں ہی تھی کیونکہ واللّٰہ غالب علی امرہ (ص ۲۱، ۸) اس عزیز نے مجھے یہاں اس شرط پر روکے رکھا تھا کہ میں امر معروف انجام دوں، ابلاغ حق کروں اور جو حکم شرع نہ مانے گا۔ اس کی سیاست کی جائے گی اور باغیوں کا تدارک تلوار سے ہوگا۔ اس ضمن میں منادی بھی کر دی گئی تھی۔ میں نے اس عزیز کی بات پر اعتماد کرکے۔ رضائے الٰہی اور اس عزیز کی نیک نامی کے حصول کی خاطر امر معروف اور ابلاغ حق کا کام جاری رکھا۔ آج کچھ بے شرم جھگڑالو، جن کی کیفیت آپ کو معلوم ہے، باہر نکل آئے اور بڑی ڈھٹائی سے لڑائی جھگڑے پر آمادہ ہوگئے، معلوم ہوتا ہے سلطان عزیز نے عملاً کچھ بھی نہ کیا تھا۔ اگر یہ لوگ آپ سے اجازت یافتہ نہ ہوتے، تو یہ عمل کرنے کی جرأت کیسے کر سکتے تھے۔ اگر آپ کا دل چاہتا ہے کہ یہاں کے سفاک اس فقیر کے ساتھ وہ سلوک کریں، جو یزیدیوں نے میرے دادا حضرت امام حسینؓ کے ساتھ کیا تھا، تو فبہا۔ ہم یہ سختیاں جھیلیں گے اور منافقوں کی ان سفاکیوں کو اپنے لئے سعادت جانیں گے۔ سنت الٰہی یہی رہی ہے کہ امر معروف نہی عن المنکر کے کام انجام دینے والوں، اور اظہار حق کے لئے کوشاں افراد کے لوگ دشمن بن جاتے ہیں۔ ہم ایسے زمانے کے ہی بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "ایک ایسا زمانہ آئے گا جب امر معروف و نہی عن المنکر کرنے والے عالم دین کے مقابلے میں لوگ بدبودار مردار کو ترجیح دیں گے"، اس ضعیف نے ایسے بہت سے حوادث دیکھے ہیں، اور حق گوئی کی پاداش پاتا رہا ہے۔ لیکن ہم نے حضرت رب العزۃ سے عہد کر رکھا ہے کہ اگر روئے زمین کو آگ لگ جائے اور آسمان سے تلواروں کی بارش شروع ہو جائے۔ تو بھی ہم حق پوشی نہ کریں گے اور فانی دنیا کی مصلحت کی خاطر، ابدی سعادات سے منہ نہ موڑیں گے اور دین کے بدلے متاع دنیا ہیں نہ لیں گے۔ اے عزیز، اب تو جانے اور تیرے کام۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ (۲) تقدیر کے ابحار کی متلاطم امواج تجھے ڈبو رہی ہیں۔ مگر اسی تقدیر کی کشتی نجات تجھے کنارے پر پہنچانے کی خاطر آمادہ ہے۔ اے عزیز، فرصت کو غنیمت جان اور ساحل نجات کی راہ

ے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیٰوۃ الدنیا ویشہد اللّٰہ علی ما فی قلبہ وھو الدّ الخصام" (۲۱) یہ آیت منافق کی کیفیت کی عکاسی ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ ان کی باتیں تو اچھی لگتی ہیں، مگر ان کے دل تاریک ہیں۔ وہ توحید و معرفت سے عاری اور دشمنی، کبر، غرور، حسد اور ریا کے ذمائم سے پُر ہیں۔ ان کے دل نجاست گاہیں ہیں جن میں خصومت کے انبار لگے ہیں، ایسا شخص دعویٰ اسلام کرے، تو اُسے کچھ فائدہ نہیں آیہ مذکور میں آگے ارشاد ہوتا ہے: "واذا قیل لہ اتّق اللّٰہ اخذتہ العزّۃ بالاثم فحسبہ جہنّم ولبئس المھاد" مقصد یہ کہ منافق شخص کو پرہیزگاری کا درس دیا جائے، اور خدا خوفی اختیار کرنے کا کہا جائے تو وہ اپنے فخر و غرور میں ایسی باتوں پہ کان نہیں دھرتا۔ اس مغرور و متکبر کی جگہ دوزخ ہی ہے۔ وہ بری جگہ، بڑے لوگوں کا ٹھکانا ہے۔ اے عزیز، دیکھ لو کہ منافق اور نام کے مسلمان کی ایک علامت غرور و کبر ہے، خاکساری، جس سے در دولت باری کھولا جا سکتا ہے، اس کے پاس نہیں پھٹکتی۔ اس کا غرور، نما فرعون، خاکساری و تواضع کا راستہ روکے ہوئے ہے اور اس طرح اسے ازلی نعمت نجات سے محروم و مطرود کئے ہوئے:

نفس سگ را گر چنین فرمان بری   نیست ممکن تا ز دستش جان بری
بندہ داری ہمچو تو این سگ بسی   بندگی سگ کند چون تو کسی
تا بکی در بند نفس کافری   در درون خویش کافر پروری
ہر کہ این سگ را زبون خویش کرد   گرد کفشش در نیابد ہیچ مرد
تو کجا دانی کہ اندر تن ترا!   چہ پلید جاست وچہ گلخن ترا
مار و کژدم در تو زیر پردہ اند   خفتہ اند و خویش را گم کردہ اند
گر ہمی بی مزا لیشان کنی۔   ہر یکی را ہمچو صد ثعبان کنی
گر برون آیی ز یک یک پاک، تو   خوش بخواب اندر شوی در خاک، تو
ورنہ زیر خاک چہ کژدم چہ مار   میزنند نیشت تا روز شمار

ہرچہ گویم از میان جان، چہ سود
تا ترا دردی نباشد، ان چہ سود۔

بہر حال، آیہ مذکور میں کسی خاص بد بخت منافق کا ذکر ہو، تو بھی اس کا افادہ ہر منافق کے حال کا مطالعہ کرتا ہے۔ کیا تو نہیں سوچ سکتا کہ خود تو بھی اسی کیفیت کے مصداق ہے۔ اگر تیری آنکھوں میں کسی قدر سرمۂ ہدایت

---

(۲۱) ۲ : ۲۰۴

ہو۔ تو کینہ، حسد، حقد و خصومت، غرور اور نفاق کے شرک خفی کو اپنے سرمایۂ وجود میں محسوس کر اور ان ذمائم کو دور کرنے کی کوشش کر۔ اگر تو ان برائیوں سے معرّا ہو، تو دوسروں کی اصلاح کی کوشش کر سکے گا۔ غفلت کے پردے چاک کر اور ابدی عذاب میں ملوث ہونے سے خوف زدہ رہ۔ اگر تو توجہ و انابت کرے اور اپنی روش میں تبدیلی پیدا کرے، تو اُمید کی جاسکتی ہے کہ گمراہی کے بیابان سے نجات پا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھے منافقوں کی روش سے متنفر کرے۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: افرایت ان متعناھم سنین ثم جاءھم ما کانوا یوعدون ما اغنی عنھم ما کانو یمتعون۔ (۲۲) فرماتا ہے کہ اے محمدؐ، ان بندگانِ ہوا کو دیکھو کہ ہم نے انہیں چند سالہ مہلت کار مہیا کی تا کہ وہ عرصہ قیامت کا زادِ راہ تیار کریں، مگر وہ ساری عمر فانی لذتوں کی خاطر بھاگ دوڑ کر رہے ہیں اور پستی ہمت کی بنا پر یوم موعود تک انہوں نے ابدی اہمیت کا حامل کوئی کام انجام نہ دیا۔ مہلت کے اختتام پر انہیں دستِ مرگ کے آگے تسلیم ہونا ہے اور اس کے بعد قبر کی وحشتیں، اور حسرت و وبال کی منازل ہیں اور وہ، میرے عزیز، حال و مال، اور جاہ و جلال وہاں کام نہ آئے گا۔ اپنے فرائض کا خیال رکھ اور مختصر فرصت کو غنیمت جان:

خاک شد آنکس کہ دریں خاک زیست — خفتہ چہ داند کہ درین خاک چیست؟
ہر برگ درخت، چہرہ آزادہ ایست — ہر قدمی، فرق ملک زادہ ایست
صحبت گیتی کہ تمنا کند — باکہ وفا کرد کہ با ما کند

والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ومن لم یتب فاولئک ھم الظالمون۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک دن چند صحابہ کرامؓ نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا: اپنی نبوّت اور مرتبہ اعلیٰ کے طفیل ہمیں بہشت میں اپنے نزدیک جگہ دلایئے۔ فرمایا: اعینونی بکثرۃ السجود (مجھے کثرتِ سجود دکھاؤ) پس معلوم ہوا کہ اگرچہ ہمارے محمدؐ کی پرواز ساری کائنات کو محیط ہے اور ان کی توجہ سے مسِ خام، کندن بنتے رہے، مگر علوّ مرتبت کی خاطر اپنی محنت و کوشش کر۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بہت کچھ عمل و دخل حاصل ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سبلنا، اور، ومن یؤمن باللہ یھد قلبہ، (۲۳) میں اسی امر کی طرف اشارہ ہے، مگر اے عزیز تجھے ایمان کی طرف توجہ ہے اور نہ عمل کی طرف۔

---

(۲۲) ۲۶: ۲۰۵-۲۰۶

تو نے اپنے آپ کو ایسے حال میں مبتلا کر رکھا ہے کہ آسمان والے تجھ پر نوحہ کرتے ہیں، اور زمین والے افسوس۔ ہاں اہلِ بدعت وضلالت تجھ پر راضی ہیں۔ اللہ والے تمہاری حالت پر کڑھ رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ تو نے اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور انبیاءؑ کی خصومت مول لے رکھی ہے۔ جس قدر تجھ پر عنایات کی بارش ہوئی، تو نے اس سے کہیں زیادہ کفرانِ نعمت دکھائی۔ تجھے گویا تہدیدِ باری کی پرواہ نہیں کہ؟ فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا علیهم ابواب کل شیٔ حتیٰ اذا فرحوا بما اوتوا اخذ ناهم بغتة فاذا هم مبلسون۔ (۲۴) نا معلوم آپ قہر دریائے الٰہی کو اس جرأت کے ساتھ تلاطم آمیز ہونے کی دعوت کیوں دے رہے ہیں۔ آپ کو فزعِ اکبر کے دن کی رسوائی کا خوف کیوں لاحق نہیں؟

اے عزیز، تجھے التماسِ دعا ہے مگر دعا اس کے لئے ہوتی ہے جو خود بھی کچھ کرے۔ اکثر متبرک مقامات پر دل آپ کی طرف متوجہ ہوا، مگر ابھی آثارِ تغیّر حاصل نہ ہوئے کیونکہ واللہ غالب علی امرہ۔ مشیتِ ایزدی مقدم ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبیؐ کو خطاب فرماتا ہے: لیس علیک هداهم ولکن الله یهدی من یشاء (۲۵) بہرحال کام کئے جاؤ، گناہوں سے باز آکر صدقِ دل سے توبہ کرو، لعل الله یحدث بعد ذلک امراً۔

اے عزیز، سالکانِ راہِ باری کو کبھی کبھی گناہوں کی لذت چکھاتے ہیں تاکہ انہیں توبہ کی توفیق نصیب ہو اور اپنے تقویٰ کے غرور سے نجات پائیں۔ توبہ سے نفس کی اصلاح ہوتی ہے۔ نفسِ امارہ کا سر کچلا جاتا ہے، اور ندامت دامن گیر ہوتی ہے جس سے فخر وغرور کا ازالہ ہوتا ہے۔ بنا بریں، گناہ سرزد ہو جانے کا یہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے کہ آدمی راہِ راست کی طرف پلٹے ہی نہیں:-

| | |
|---|---|
| ہر نفس سرمایۂ عمری وتو از ان بیخبر | بروجود دیرہ کار خود مینگری بی حساب |
| در شراب وشاہد ودنیا گرفتار آمدی | باش تا زین جای فانی، پای آری در رکاب |
| آخرای شہوت پرست بیخبر گر عاقلی | یکدم لذت کجا ارزد بصد سال عذاب |
| توشہ این رہ بساز آخر کہ مردان جہان | درچنین راہی فرو ماندند چون خر اندر خلاب |
| مژدہ دنیا باش وپشت بر عقبی مکن | تا چو روی اندر لحد آری، نمانی در عقاب |
| از ہوای نفس شوم اندر حجاب افتادہ ای | چون ہوای نفس تو بنشست، برخیزد حجاب |

٭ ٭ ٭

(۲۳) ۶۹:۲۹ (۲۴) ۴۴:۶ (۲۵) ۲۷۲:۲